انمول نعتیں
خورشید بُک ڈپو
۲۲۵۶۔ احاطہ حجن بی روڈگران لال کنواں دہلی ۶

هٰذا مِن فضلِ ربّي

نعتیں

نظمیں

نعتیہ کلام کا انمول تحفہ!

انمول نعتیں

خورشید بک ڈپو

Khursheed Book Depot

2256, Ahata Hajjan Bi, Rodgran Lal Kuan, Delhi 1100

Ph.: 011-23217570, 23219431 Cell : 9868108739

رحمت ہی رحمت

اجمل سلطان پوری

وجود کائنات دو جہاں جسکی بدولت ہے
ان ہی کا ذکر کرنا میرے مسلک میں عبادت ہے
لب اعجاز ختم المرسلین پر ذکر امت ہے
یہ امت کچھ بھی ہو کیسی بھی ہو حقدار جنت ہے
تمہارے گیسوؤں نے لاج رکھ لی ان اندھیروں کی
و گر نہ چاندنی میں تیرگی کی کیا ضرورت ہے
ادب ملحوظ خاطر گوش بر آواز ہیں آقا
دلوں کی دھڑکنیں سنتے ہیں وہ گوش سماعت ہے
وہ ہر عالم کے رحمت ہیں وہ ہر عالم میں رہتے ہیں
یہ فیض رحمتہ للعالمین رحمت ہی رحمت ہے
تماؤ نجدیو آخر تمہارا حشر کیا ہوگا
اگر سرکار کہہ بیٹھے مجھے تم سے شکایت ہے
زمانے بھر میں اے اجمل تمہاری عزت و شہرت
بحمد اللہ نعت سَرورِ دیں کی بدولت ہے۔

محبتؐ حضورؐ کی

اجمل سلطان پوری

ہم نے جہاں بھی ذکر کیا ہے رسولؐ کا جلوہ وہیں نصیب ہوا ہے رسولؐ کا

کیا پست کر سکے گا منافق نبیؐ کی شان رُتبہ بلند رب نے کیا ہے رسولؐ کا

ایماں کی اصل روح محبت حضورؐ کی مومن ہے جو اسیرِ وفا ہے رسولؐ کا

جس کی جبیں پہ اُنکی محبت کا داغ ہے اس کی نماز حُسنِ ادا ہے رسولؐ کا

پتھر پہ نقشِ زیست اُبھر کر چمک گئے اس پر تو پائے ناز پڑا ہے رسولؐ کا

وہ چاند شق ہوا وہ ستارے مچل پڑے جیسے کوئی اشارہ ہوا ہے رسولؐ کا

اہلِ جہاں کا علم تو اندھے کا علم ہے ہر اک زمانہ دیکھا ہوا ہے رسولؐ کا

اس کے قدم پہ تاج شہانہ نثار ہے خوش قِسمتی سے وہ جو گدا ہے رسولؐ کا

ہر لغزشِ حیات سے بچکر سنبھل گیا

جس دن سے جام عشق پیا ہے رسولؐ کا

☆☆☆

سُلطان طیبہ تمہاری گلی ہے

مدینے کے والی دُو عالم کے داتا مری بھی نظر سوئے طیبہ لگی ہے
میں محتاج ہوں اِک نگاہ کرم کا تمارے کرم پر میری زندگی ہے

ہے وادیٔ ایمن پہ خالق کی رحمت مسلّم ہے بیت المقدس کی عظمت
مگر قلب مضطر کو ہے جس کی حاجت وہ سلطان طیبہ تمہاری گلی ہے

تمہارے ہی دم سے ہے میرا گزارہ تمہارے ہی دربار کا ہوں میں منگتا
جو تم سے نہ مانگوں تو پھر کس ۔سے مانگوں تمہارا تو سارا گھرانہ سخی ہے

مدینے کی راہوں پہ صدقے دل و جاں مدینے کی گلیوں پہ سو جاں سے قرباں
نجوم فلک کو کہاں یہ میسّر مدینے کے ذرّوں میں جو دلکشی ہے

یہاں رہ کے جینا ہے مرنے سے بدتر وہاں جا کے مرنا ہے جینے سے بہتر
میسّر ہو جوان کے قدموں میں رہ کر وہی زندگی اصل میں زندگی ہے

ہزاروں ہی میخوار طیبہ میں جا کر شب و روز پیتے ہیں عرفاں کے ساغر
نہیں کوئی آتا ہے تشنہ سکندر یہ ساقیٔ کوثر کی دریادلی ہے

وھیں مل گیا کنارا

جہاں میں نے روز محشر یا مصطفےٰ پکارا
وہیں رُک گئے تھپیڑے وہیں مل گیا کنارا

نہاں درجبین آدم، عیاں سجدۂ ملائک!
سر عرش جلوۂ افگن ترے نور کا ستارا

کبھی طور پہ تجلی کبھی حسنِ ماہ کنعاں
کبھی بن گیا بھنور میں وہی نوح کا سہارا

کبھی دن پلٹ پڑا ہے کہیں چشمہ بہہ چلا ہے
کہیں چاند شق ہوا ہے کہیں کردیا اشارا

کہیں جو کی روٹیاں ہیں کہیں خاک بسترا ہے
کہیں شاہ دو جہاں ہے کہیں آمنہ کا پیارا

جہاں با ادب ہوائیں جہاں پرسکوں فضائیں
ذرا خلد آکے دیکھے درپاک کا نظارا

سہی گر نہ اِذن سجدہ چلو سر کے بل تو بیکل
مجھے ان کا در ہے قبلہ یہی عشق نے ابھارا

مکینِ دوعالم

کونین میں کب ہے کوئی محبوبِ خدا اور
ایسا نہین کوئی بھی محمدؐ کے سوا اور

تھا یوں تو کرم اُس کا ہر ایک نبی پر
محبوب کو بخشا گیا آئینِ وفا اور

دیدار کی خواہش نے کیا ہے مجھے بے چین
اس حال میں ہوتا ہے شہادسوا اُور

جائے تو کہاں جائے یہ بیمار محبت
ملتی نہیں دنیا میں کہیں خاک شفا اور

دربار میں ہیں آپؐ کے جنّت کی بہاریں
بھارت کی ہوا اور ہے طیبہ کی فضا اور

دیدار کا طالب ہوا بے چین ہے طیّبؔ
فرقت کا کچھ احوال بھی کہہ دینا صبا اور

دامنِ مُصطفٰےؐ

مسکرائے ستاروں کو نیند آگئی
زلف بکھری بہاروں کو نیند آگئی

یک نہ یک نام طوفان میں لے لیا
یک بہ یک تیز دھاروں کو نیند آگئی

آج کس کے قدم چومتی ہے زمیں
بت گرے تاجداروں کو نیند آگئی

مل گئی دامنِ مصطفٰےؐ کی ہوا
حشر میں بے قراروں کو نیند آگئی

نارِ نمرود میں آپؐ کے نور سے
سبؐ نے دیکھا شراروں کو نیند آگئی

چاندنی گیت طیبہ کے گانے لگی
خلد کے سبؐ نظاروں کو نیند آگئی

چھڑی بیکلؔ نے جب نعت خیرالوریٰ
چرخ پر چاند تاروں کو نیند آگئی

☆☆☆

سواری گذر گئی

گردوں پہ چاند تاروں سے آگے نہ بڑھ سکی
سائنس تیری چرخِ بریں تک نظر گئی
جس جا نہ جا سکی تری تخئیل کی اُڑان
آقا کی اس سے آگے سواری گذر گئی

☆☆☆

آمنہؓ کا لالؐ

فضا میں چاند اُڑا پھر نئے کمال کے ساتھ
عروجِ چرخ کی جانب چلا زوال کے ساتھ
فضا سے دُور بہت دُور وہ مقام جہاں
فرشتہ جا نہ سکا آمنہؓ کے لالؐ کے ساتھ

☆☆☆

ٹھنڈی ہوا مدینے سے

پیام لائی ہے بادِ صبا مدینے سے
کہ رحمتوں کی اٹھی ہے گھٹا مدینے سے
الٰہی کوئی تو مل جائے چارہ گر ایسا
ہمارے درد کی لا دے دوا مدینے سے
حسلب کیسا نکرین ہو گئے بے خود
جب آئی قبر میں ٹھنڈی ہوا مدینے سے
فرشتے سینکڑوں آتے ہیں اور جاتے ہیں
بہت قریب ہے عرش خدا مدینے سے
خدا کے گھر کا گدا ہوں فقیر کوئے نبی
مجھے تو عشق ہے مکے سے یا مدینے سے

اللہ

☆☆☆

آپؐ نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے

وجہ وجود حضرتِ آدمؑ　　عظمت عیسیٰؑ عصمتِ مریمؑ
شوکتِ موسیٰ نورِ مجسم　　اے کملی والےؐ رحمت عالم

آپؐ کے دم سے دُنیا و دیں ہے
آپ نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے

کہکشاں تاروں کی نگریا　　چاند کے رُوپ سے برسے اجوریا
نیل گگن سے سُورج کی بکھریا　　چھلکے جہاں سے نُوری گگریا

کیسا مزین عرشِ بریں ہے
آپ نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے

وجد میں جھومی بادِ بہاری　　مہہ مہہ مہکے ہے پھلواری
کلیوں پر شبنم بلہاری　　رنگ بھری پھولوں کی کیاری

☆☆☆

نعتِ پاک

ارمان مچلتے ہیں کب سے مرے سینے میں
یا شاہ بلا لیجئے بے کس کو مدینے میں

اے بادِ صبا کیسے ممنون نہ تیرا ہوں
پیغام مرا لے کر جاتی ہے مدینے میں

ملاح ذرا کہہ دے طوفان سے نہ ٹکرائے
دیوانہ احمد بھی شامل ہے سفینے میں

احساسِ جدائی ہے مضطر ہوں کرم کیجئے
کچھ لطف نہیں آتا اس طرح سے جینے میں

گذرے ہیں جدھر سے وہ مہکی ہیں وہی گلیاں
اعجاز یہ خوشبو کا ہے ان کے پسینے میں

جب ساقیٔ کوثر خود ہاتھوں سے پلائیں گے
آئے گا مزہ اس دن بس جام کے پینے میں

دنیا کی انگوٹھی میں طیبہ کا نگینہ ہے
تابانی و زینت ہے آقا کے نگینے میں

دنیا کی ہوس مجھ کو اب کوئی نہیں طاہر
سرمایۂ الفت ہے اس دل کے خزینے میں

مدینے کی گلیاں

مرا مدعا ہیں مدینے کی گلیاں مری رہ نما ہیں مدینے کی گلیاں
کہاں ایسی ہوتی ہیں پھولوں کی کلیاں بہت خوشنما ہیں مدینے کی گلیاں
وہ عالم کہ بس چلتے پھرتے ہی رہیے عجب دلرُبا ہیں مدینے کی گلیاں
سکوں اور راحت ہے وہ ہر قدم پر دِلوں کی دَوا ہیں مدینے کی گلیاں
بہارِ گل باغِ جنت یہیں ہیں بڑی پُر فضا ہیں مدینے کی گلیاں
ہدایت کے چشمے جہاں ہیں جاری وہ بحر عطا ہیں مدینے کی گلیاں
وہ آرام جنت میں ملتا ہو شاید جو راحت فضا ہیں مدینے کی گلیاں
سمجھتے ہیں یہ از اہلِ معانی دلِ باصفا ہیں مدینے کی گلیاں
جو درکار صحت ہو حاضر یہاں ہو مریض و دوا ہیں مدینے کی گلیاں
یہاں جو ہیں ساکن وہ بیمار کیوں ہو کہ دارالشفا ہیں مدینے کی گلیاں
خدا اور خدا کا نبی جانتا ہے کہ دراصل کیا ہیں مدینے کی گلیاں

کرو دیدہ و دل کو روشن حمید
اگر دیکھنا ہیں مدینے کی گلیاں

(زائرِ حرم)

چمکا دے چمکانے والے

اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کو ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مری چشم عالم سے چھپ جانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تو نے دیکھے ہیں چندرانے والے

کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحف ایمان روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوف و حزن کا نام نہ ہوگا خلد سی بھی کوئی کا نہ ہوگا
پہنچیں تو ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طوبیٰ کی جانب تکنے والوں آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو
دیکھو قدِ دلجوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام اسی کا باب کرم ہے دیکھو یہی محراب حرم ہے
دیکھ خم ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سب کا رُخ سوئے کعبہ سوئے محمد روئے کعبہ
کعبہ کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو لہکی بیدم دل کی دنیا مہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سرِ عرش مسند نشیں ہیں محمد ﷺ

حبیب خدا ہیں، حسیں ہیں محمد | نبی مصطفےٰ ہیں، امیں ہیں محمد
بشیر، نذیر، سراج، منیر | سراپا وہ نورِ مبیں ہیں محمد
عزیز، حریص، رؤف رّحیم | وہ غم خوارِ امت معیں ہیں محمد
نبی سارے رحمت ہوئے ہیں بلاشک | مگر رحمتِ عالمیں ہیں محمد
وہی بے کسوں کے ہیں مادیٰ و ملجا | وہی شافع المذ نبیں ہیں محمد

میلادِ محمد مصطفےٰ ﷺ

مکے کی سرزمیں پہ ہوا ہے ظہور آج | مشتاقِ دید ہیں سب ہی غلمان و حور آج
کچھ اس طرح رسول کا چمکا ہے نور آج | عالم کا ذرہ ذرہ ہوا کوہِ طور آج
رب کی رضائے خاص سے تبلیغ کے لیے | فاران کے پہاڑ پہ آئے حضور آج
بجنے لگی ہیں دینِ محمدؐ کی نوبتیں | شیطاں کا دیکھو ٹوٹ گیا ہے غرور آج

عرشِ بریں پہ نامِ محمدؐ ازل سے ہے
طیّب زمیں پہ آ گیا آقا کا نور آج

رہے بول بالا تمہارا

پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا ہے سنگ و شجر میں وہی چرچا تمہارا

فرشتے کی یہ پیاری پیاری صدا ہے کہ ہو گا قیامت میں چاہا تمہارا

زمیں کا جلوہ دکھانے کو حق نے لکھا عرش پر نام والا تمہارا

اذانوں میں خطبوں میں شادی و غم میں غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا

بھرے اس میں اسرار علم دو عالم کشادہ کیا حق نے سینا تمہارا

کسی جا ہے طٰہٰ دیسن کہیں پر لقب ہے سراجاً منیرا تمہارا

جسے حق کے دیدار کی آرزو ہو وہ دیکھے میری جان چہرہ تمہارا

دل پاک بیدار اور چشم خفتہ نرالا تھا عالم میں سونا تمہارا

صحابہ کی تقدیر والوں کے قرباں ہے پایا جنہوں نے زمانا تمہارا

غریبو سوائے درِ مصطفےٰ کے کہیں بھی نہ ہو گا ٹھکانا تمہارا

عرب والے پھیرا ہماری طرف بھی ہے ہر سمت رحمت کا دورا تمہارا

مطالب کا قبلہ ہے گر سبز گنبد مقاصد کا کعبہ ہے روضا تمہارا

سوائے درِ پاک کے میرے داتا بتاؤ کہاں جائے منگتا تمہارا

کیا حق نے بحرِ کمالات تم کو نہ پایا کسی نے کنارا تمہارا

بحکم خدا تم ہو موجود ہر جا بظاہر ہے طیبہ ٹھکانا تمہارا

کیا تم کو نورِ مجسم خدا نے

زمیں پر نہیں پڑتا سایا تمہارا

معراج کے دولہا حضور پر نور ﷺ

معراج کی شب یہ دھوم مچی ہے عرش پہ آنے والے ہیں
مشتاق زیارت آ جائیں وہ جلوہ دکھانے والے ہیں

جبرئیل نے یہ حوروں سے کہا دم بھر میں وہ آنے والے ہیں
جی بھر کے زیارت کر لینا ہم ساتھ میں لانے والے ہیں

معراج کی شب خالق نے کہا جبرئیل ادب سے رہنا ذرا
تو شان کو ان کی کیا جانے مہمان جو آنے والے ہیں

پردے کو اُٹھا کر حق نے کہا محبوب ذرا اندر آ جا
اُمت کے لئے ہم تم کو پیغام سُنانے والے ہیں

جب طور پہ موسیٰ نے اَرِنی کہا یہ عرش سے فوراً آئی ندا
بے ہوش نہ ہو جانا موسیٰ ہم پردہ اُٹھانے والے ہیں

قسمت پہ ضمیر اب نازاں ہو سر سجدہ میں رکھ کر شکر کرو
سُلطانِ مدینہ اب تم کو روضہ پہ بلانے والے ہیں

نعت شریف

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

ہے نظر میں جمالِ حبیب خدا، اُن کی تصویر سینے میں موجود ہے
جس نے لاکر کلامِ الٰہی دیا، وہ محمدؐ مدینے میں موجود ہے
پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کے صلِ علیٰ، جھوم کر کہہ رہی ہے یہ بادِ صبا
ایسی خوشبو چمن کے گلوں میں کہاں، جو نبی کے پسینے میں موجود ہے
چھوڑنا تیرا طیبہ گوارا نہیں، پوری دُنیا میں ایسا نظارہ نہیں
ایسا منظر زمانے میں دیکھا نہیں، جیسا منظر مدینے میں موجود ہے
جب کہ طوفاں سفینے سے ٹکرا گیا، میں نے اس سے یہ بے ساختہ کہہ دیا
کیا بگاڑے گا تو کشتیٔ دین کا، نا خدا جب سفینے میں موجود ہے
ہم نے مانا کہ جنت بہت ہے حسیں، چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں
کیوں کہ جنت میں رضوانِ مدینہ نہیں، اور جنت میں موجود ہے
بے سہاروں کو سینے سے لپٹا لیا جس نے جو مانگا اس کو عطا کر دیا
اس کے در کے سوالی ہیں شاہ و گدا، وہ شہنشاہ مدینے میں موجود ہے
جس نے لکھی ہے نعتیہ سیرتِ نبیؐ، اُن کے جلووں پہ ہستی فنا ہوگئی
اس کے محبوب کے نور کی روشنی
میرے دل کے نگینے میں موجود ہے

محمد نام صلی اللہ علیہ وسلم

میم سے ہیں محبوب وہ رب کے — حے سے حاکم عجم و عرب کے
دوسری میم سے مالک سب کے — دال سے داتا دونوں جہاں کے

جود ہے اُن کا عام

میم سے توحید پلائے — حے سے پھر آ کے حق سے ملائے
دوسری میم مُراد دِلائے — دال بچا کر دوزخ سے

فردوس کا دے پیغام

میم سے ہیں ہر دُکھ کے مداوا — حے، حامی، ہر بے چا
دوسری میم یتیم کی ملجا — اور یہ دال محمدؐ والی

دُور کرے آلام

میم محبت کی مئے لایا — حے نے حق کا جام پلاؤ
دوسری میم نے مست بنایا — دال سے دل میں بشیر کے ان کی

یاد ہے صُبح و شام

شہد سے میٹھا مُحمد نام

روضہ کی جالی

ہو سامنے روضے کی جالی وہ دن وہ مہینہ آجائے
یا قلب مدینے جا پہنچے یا دل میں مدینہ آجائے
ہوجائیں ہمارے دل روشن چہرے ہوں ہمارے نورانی
اس نور کے سینے کا جلوہ جب سینہ بسینہ آجائے
سرکار بلائیں ہم جائیں پھر اپنا نصیبہ کھل جائے
جھک جائیں عقیدت کی نظریں جب سامنے روضہ آجائے
نہ مال و زر کی خواہش ہے نہ حاجت دنیا ہے مجھ کو
بس سامنے میری نظروں کے سلطان مدینہ آجائے
احسان کی بگڑی بن جائے مشکل نہ رہے کچھ غم نہ رہے
رحمت کا اشارا ہوجائے رحمت کا خزینہ آجائے

نُورِ نبیؐ

انسان اپنی عقل سے بے سود ہوگیا فرعون کوئی اور کوئی نمرود ہوگیا
نُور نبی کا جس نے کیا کچھ نہ احترام دیکھا گیا ازل سے وہ مردود ہوگیا

جلوۂ زیبائی ہے

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

اس کی قسمت پہ فدا تخت شہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلو کریں کون تماشائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ رہے
ایسے یکتا کے ہیے ایسی ہی یکتائی ہو

آج جو عیب کسی کا نہیں کھلنے دیتے!!
کیا وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے
ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسنؔ کی آنکھیں
اِس کی آنکھوں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

☆☆☆

مولانا حسن رضا بریلوی

کہیں گے ہائے میں نے کیا کیا ڈوبتے فرعون کو دیکھا کیا
واں زباں میری میں لکنت آئے گی

حضرت عیسیٰ کے جاؤ پاس تم رحمتِ بری کی رکھو آس تم
کام کچھ اُنکی ہی خدمت آئے گی

کہیں گے آتی ہے غیرت مجھے کہتی تھی ابن خدا خلقت مجھے
میں کہوں کیا میری شامت آئے گی

جا ہو خوش کرنا اگر اللہ کو جاؤ سب ڈھونڈو رسول اللہ کو
آج کام ان کی رسالت آئے گی

میں ہوں خاکی وہ خدا کے نور ہیں رحمتہ للعالمین مشہور ہیں
کام اُن کی ہی وکالت آئے گی

ہے محمد مصطفےٰ نام آپؐ کا ہاں شفاعت کرنا ہے کام آپ کا
آج کام ان کی رسالت آئے گی

مرحبا کا شور وغُل کرتے ہوئے آپ کام آئیں گے گھرتے ہوئے
آپ کے آگے سب اُمت آئے گی

سب کی دل داری کریں گے مصطفےٰؐ سب کو دیکھیں گے نظر سے مصطفےٰؐ
جوش میں فوراً طبیعت آئے گی

اُدھر کر ٹپکا کمر سے مصطفےٰؐ سب کو دیکھیں گے نظر سے مصطفےٰؐ
آپ کو سب کی محبت آئے گی۔

کربلا والے

اپنے وعدے کو وفا کرنے وفا والے چلے
آہ طیبہ سے ہمیشہ کو خدا والے چلے
جان دینے صدق پر صدق و وفا والے چلے
راہ حق میں سر کٹانے کربلا والے چلے
فاقہ کش مہماں چلے صبر و رضا والے چلے

آہ کس دل سے کوئی دیکھے نبی زادوں کا حال
پیاس سے سوکھی زبانیں بھوک سے چہرے نڈھال
خاک و خوں میں مل رہے ہیں فاطمہ کے نونہال
قتل پیاسے ہو رہے ہیں ساقی کوثر کے لال
خشک لب، تشنہ دہن، آب بقا والے چلے

جھوم کر خیمہ سے نکلے جگمگاتے وہ ہلال
دل میں حلم مصطفائی حیدری رُخ پر جلال
مینہ کی صورت لشکر اعدا پہ برسے گا زوال
جان ماموں پر فدا کرنے بڑھے زینب کے لال

ہاشمی زلفوں کی منڈلاتی گھٹا والے چلے

دیکھ کر ایک حرم کا حال گم ہوتے ہیں ہوش

سر کھلے نیچی نگاہیں گردنیں خم لب خاموش

زینب غمگیں کے اشکوں سے یہ اٹھتا ہے خروش

المدد بطحٰی نگر کے کملی والے پردہ پوش

بے ردا ہو کر ردائے عمل آتے والے چلے

☆☆☆

نور و نکہت

جلوے نظر میں ایسے ہماری سمائے ہیں — روشن حیات ہو گئی ہم مسکرائے ہیں

فضل و کرم نے خوب ہی دریا بہائے ہیں — غنچے مہک رہے ہیں گلستاں کھلائے ہیں

شہرہ جہاں میں آپ کا ہوتا نہ کیوں حضور — شمس و قمر ستارے بھی جگمگائے ہیں

قرآن ے کدہ ہے یہی چشمۂ حیات — وحدت کے جام سب کو اسی نے پلائے ہیں

در در بھٹکنے والے کو ایک آسرا ملا — لے کر مراد لوٹے ہیں جو در پہ آئے ہیں

سرکار کی ودیعت طیب پہ ہوں نثار

ہر سمت زندگی میں دیئے جگمگائے ہیں

مدینے کا سفر

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ میں نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

مدینہ جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

غلامان محمد اس طرح آئیں گے محشر میں
سرِ شوریدہ شوریدہ دل گرویدہ گرویدہ

وہی اقبالؔ جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراق طیبہ میں اب رہتا ہے رنجیدہ رنجیدہ

مصطفائی

جہاں جہاں مرے اللہ کی خدائی ہے
وہاں وہاں مرے آقا کی مصطفائی ہے

زمانہ روٹھے تو روٹھا کرے نہ روٹھیں آپ
دہائی آپ کی صلِّ علیٰ دہائی ہے

اندھیری رات میں سرکار مسکرائے ہیں
خدا گواہ ہر ایک چیز جگمگائی ہے

یہ مہر و ماہ یہ حسن و جمال کچھ بھی نہیں
نظر میں صورتِ سرکار جب سمائی ہے

کسی نے چھیڑ دیا جب بھی گیت طیبہ کا
فرشتے جھومے مشیت بھی مسکرائی ہے

حیات و موت کے کیا لک رے کرم کے نثار
برائے نعت مری زندگی بنائی ہے

مجھے جو موت بھی آئے تو راہِ طیبہ میں
سبھی کہیں کہ مسافر کو نیند آئی ہے

جمالِ گنبدِ خضریٰ کو دیکھ کر بیکل
ہر اک نگاہ کو بینائی راس آئی ہے

مرضیٔ سرکار

دھڑکنو تم ہی کہو وقت وہ کیسا ہوگا
سامنے آنکھوں کے جب گنبد خضرا ہوگا

اے اجل تجھ کو بھی اس وقت ٹھہرنا ہوگا
جب مرے ہونٹوں پہ ذکرِ شہ بطحا ہوگا

اس طرف ذرّے بھی خورشید بداماں ہونگے
جس طرف پیار سے سرکار نے دیکھا ہوگا

جائے دوزخ کی طرف سرورِ عالم کا غلام
کیسے یہ جوشِ مشیت کو گوارا ہوگا

آ، اِدھر روح کی ہر تہہ میں سمولوں تجھ کو
اے ہوا تو نے تو سرکار کو دیکھا ہوگا

بحر طوفاں و حوادث میں مری کشتی ہے
اب جو سرکار کریں گے ہی اچھا ہوگا

اُن کا بیکل ہوں مجھے خوف نہیں محشر میں
مرے سرکار کا دامن مرا پردہ ہوگا

دیکھ آئے

نہ پوچھو مدینے میں کیا دیکھ آئے
درِ پاک خیرالوریٰ دیکھ آئے
حسیں سبز گنبد وہ نوری منارے
سرِ فرش عرش علیٰ دیکھ آئے
کوئی ان سے پوچھے تو رحمت کا عالم
جو طیبہ کو ایک مرتبہ دیکھ آئے
کھجوروں کی جھرمٹ میں رقصاں بہاریں
کبھو جا کے بادِ صبا دیکھ آئے
بشر کو جہاں سے ملی سر بلندی
وہیں سر ملک کا جھکا دیکھ آئے
کوئی غیب اُن سے چھپا تو نہیں ہے
جو آنکھوں سے نورِ خدا دیکھ آئے
یہ ایماں ہے اپنا کہ طیبہ میں جا کر
تجلیٔ جمالِ خدا دیکھ آئے
کہاں تیری تقدیر میں ایسا بیکل
تو جا کر درِ مصطفیٰ دیکھ آئے

رحمت محمدؐ کی

ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن رحمت محمدؐ کی ہمارے دل میں ہی جلوہ کناں صورت محمدؐ کی

گنہگارو نہ گھبراؤ سیہ کارو نہ شرماؤ وہ آئی مجرموں کو ڈھونڈتی رحمت محمدؐ کی

عرب والا چلا ہے بخشوانے اپنی امت کو مچی ہے سارے خاص و عام میں شہرت محمدؐ کی

علام اولین و آخریں کا کر دیا مالک خدا نے دھوم سے کی عرش پر دعوت محمدؐ کی

اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا زمانے میں ہے اشہر طاقت و قدرت محمدؐ کی

فقیرو بینواؤ مانگ لو جو کچھ ضرورت ہو جھڑکنا، پھیرنا خالی نہیں عادت محمدؐ کی

فرشتو قبر میں اپنی سند ہمراہ لایا ہوں یہ دیکھو دل کے آئینے میں ہے صورت محمدؐ کی

فدا کیوں کر نہ ہو جان جہاں اس سبز گنبد پر کہ اُس میں ہے سجی پیاری دولہن تربت محمدؐ کی

ہزاروں قدسیوں کی بھیڑ ہے روضے کی جالی پر ہزاروں آرہے ہیں دیکھنے تربت محمدؐ کی

جمیل قادری رضوی تجھے کیوں خوف محشر ہو

کہ تیرے دل کے آئینے میں ہے صورت محمدؐ کی

(مولانا جمیل الرحمن رضویؒ)

صلاۃ وسلام

یانبی سلام علیکَ — یا رسول سلام علیکَ
یا حبیب سلام علیکَ — صلوٰۃ اللہ علیک
بخت کا چمکے ستارا — حاضری کا ہو اشارا
دیکھ کر روضہ پیارا — پھر کہے خادم تمہارا
یانبی سلام علیکَ — یا رسول سلام علیکَ
آپ ہی مشکل کشا ہیں — خلق کے حاجت رَوا ہیں
شافعِ روزِ جزا ہیں — جو کہوں اُس سے وَرا ہیں
یانبی سلام علیکَ — یا رسول سلام علیکَ
حق سے جو نعمت عطا ہو — اس کے قاسم با صفا ہو
تم ہی محبوبِ خدا ہو — نائبِ رَبُّ العلا ہو
یانبی سلام علیکَ — یا رسول سلام علیکَ
بحرِ عصیاں میں سفینہ — آ گیا مشکل ہے جینا
پار ہونے کا قرینہ — ہو عطا شاہِ مدینہ
یانبی سلام علیکَ — یا رسول سلام علیکَ
ہے گنہ کا بوجھ بھاری — منزلیں چلنا ہیں ساری
کر رہا ہوں اشک باری — لاج رکھ لیجیو ہماری
یانبی سلام علیکَ — یا رسول سلام علیکَ

اب تو طیبہ میں بُلا لو
حسرتیں دل کی نِکالو

اپنے قدموں میں سُلا لو
ہم بدوں کو بھی سنبھالو

یانبی سلام علیکَ
یارسول سلام علیکَ

آپ کا در ہو میرا سر
سامنے ہو روئے انور

غوث کا صدقہ کرم کا
چشم و دِل کر دو منور

یانبی سلام علیکَ
یارسول سلام علیکَ

آپ کے دَر کی فقیری
دو جہاں کی ہے امیری

آ گیا ہے ضعف پیری
للہ کیجیو دَستگیری

یانبی سلام علیکَ
یارسول سلام علیکَ

دُور ہو جائے یہ دُوری
حاصل ہو جائے حضوری

دیکھ لوں وہ شکل نُوری
دِل کی حسرتیں ہوں پوری

یانبی سلام علیکَ
یارسول سلام علیکَ

جاں کنی کے وقت آتا
چہرۂ انور دِکھاتا

کلمۂ طیب پڑھاتا
اپنے دامن میں چھپاتا

یانبی سلام علیکَ
یارسول سلام علیکَ

پُوری آقا یہ دُعا ہو
ہم ہوں دَربارِ خُدا ہو

تم اُدھر جلوہ نُما ہو
اِس طرف سے یہ صدا ہو

یانبی سلام علیکَ
یارسول سلام علیکَ

یاحبیب سلام علیکَ
صلوٰۃ اللہ علیکَ

میرے اللہ کے نگار سلام

میرے اللہ کے نگار سلام
دست قدرت کے شاہکار سلام

دونوں عالم کے تاجدار سلام
جان ہر جان و جاندار سلام

نکہتِ ہر چمن ہزار سلام
جانِ ہر بلبلِ ہزار سلام

خاکِ طیبہ بنے مری ہستی
عرض کرتا ہے خاکسار سلام

شوقِ یتیم کی التجا سُن لو
تم پہ ہو میری جاں نثار سلام

پھر مدینے میں کب بلاؤ گے
تم سے کہتا ہے انتظار سلام

مجھ کو ظالم پہ اختیار نہیں
تم تو رکھتے ہو اختیار سلام